

# اسلام میں سنت رسولؐ کا مقام

جناب مولانا سید فدا حسین بخاری۔

ربیع الاول کے مبارک مہینہ کی سترہ تاریخ کو وہ وجود مبارک اس دنیا میں تشریف لایا جس کے متعلق اس کے پروردگار نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا: ”لولاک لما خلقت الافلاک“۔ اے میرے حبیب اگر تجھے خلق نہ کرتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یہ مہینہ باعث تخلیق کائنات، فخر موجودات کی آمد کا مہینہ ہے۔

نور علی نور یہ کہ اسی نور ایک ٹکڑا یعنی صادق آل محمد، حضرت امام جعفر صادقؑ کی ولادت باسعادت بھی اسی ماہ اور اسی تاریخ کو ہے تو اس طرح صادقین کے نور سے یہ ماہ، ماہ تاباں ہو گیا ہے۔ خداوند عالم ہمیں اس نور کی ضوء سے منور فرمائے۔

مقالہ کا عنوان ”اسلام میں سنت رسولؐ کا مقام اس لئے منتخب کیا گیا ہے تاکہ ان لوگوں کو جواب دیا جائے جو صرف قرآن کو دین کا ماخذ اور حجت سمجھتے ہیں، لیکن رسول پاکؐ کی ذات جو مہبط وحی ہے، اس کو کما حقہ اساس دین نہیں سمجھتے اور وہ مقام و منزلت جو اسلام نے رسول پاکؐ کی سنت کو عطا کرتی ہے، اس کے پوری طرح قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے قرآن کافی ہے۔ رسول پاکؐ کے قول، فعل اور تقریر جو کہ مجموعاً ”سنت“ کہلاتی ہے، کو اہمیت نہیں دیتے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ رسوک کا کام وحی الہی کو دوسروں تک پہنچا دینا ہے۔ یعنی وہ محض نامہ رساں (postman) تھے، نعوذ باللہ۔ انہوں نے وحی پہنچا دی اور ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب ہمارے لئے قرآن قانون اسلامی کا منبع ہے۔ جہاں کہیں ”اطیعوا

اللہ واطیعوا الرسول“ کی بات ہے اس سے مراد رسولؐ کی اطاعت صرف آپ کی حیات تک محدود تھی ایسا نہیں کہ رسول کریمؐ کی پیروی بعد از رحلت بھی اس طرح ہو جیسے ان کی زندگی میں تھی۔

یہ لوگ رسول پاکؐ کی عظمت کے اس طرح قائل نہیں ہیں جس طرح سے قرآن نے آپؐ کی عظمت بیان کی ہے۔ حالانکہ رسول پاکؐ وہ ہستی

رسول پاکؐ کا قول، فعل اور تقریر  
(کسی عمل کو دیکھنے کے بعد، اس پر  
چپ کر جانا) مجموعاً ”سنت“  
کہلاتی ہے۔

ہیں کہ جن کی ذات پر سب سے زیادہ اعتماد کرنا پڑے گا اور ان کی رسالت پر ایمان لانے سے بھی پہلے ان کو صادق القول ماننا پڑے گا۔ چونکہ انہی کی زبان اقدس کی تصدیق سے قرآن، قرآن بنتا ہے اور حدیث قدسی، حدیث قدسی بنتی ہے، نیز ان کی گفتگو حدیث قرار پاتی ہے۔ خود قرآن کریم کی گواہی کے مطابق رسول اکرمؐ اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں، مگر وہی کہتے ہیں جو وحی کہتی ہے: ”وما ینطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی“۔ (سورہ نجم آیت ۴-۳)

اس مختصر مقالہ میں قرآن مجید کی چند آیات پیش کی گئی ہیں جن میں رسول پاکؐ کی سنت کی اہمیت بیان ہوئی ہے، چونکہ رسول پاکؐ تمام

انسانوں کی ہدایت کے لئے آئے ہیں اور آخری نبی ہیں، لہذا ان کی سیرت و سنت قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے حجت اور رہنما ہے۔ سورہ اعراف آیت ۱۵۸ میں ارشاد ہوا ہے: ”قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ کہہ دیجئے اے لوگو! میں اللہ کی طرف سے تم سب کی طرف رسول (پیغمبر) ہوں۔ رسول کریمؐ سے حدیث مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”انا سید ولد آدم ولا فخر وانا خاتم النبیین“ میں اولاد آدم کا سید و سردار ہوں، لیکن میں فخر نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ پرہیزگاروں کا امام ہوں اور جو رب ہے تمام جہانوں کا، میں اس کا رسول ہوں اور پھر قرآن مجید کی آیت بھی کہہ رہی ہے: ”وما ارسلناک الا رحمة للعالمین“ ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو پس ثابت ہوا کہ ان کی نبوت تمام انسانوں کے لئے قیامت تک حجت ہے۔

پہلے ہم لفظ سنت کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔ ایک دفعہ لفظ سنت فرض کے مقابلے میں بولا جاتا ہے تو اس وقت اس کے معنی مستحب کے ہوتے ہیں۔ یعنی آپ کو اختیار ہے خواہ وہ کام انجام دیں یا نہ دیں البتہ انجام دیں گے تو ثواب ہوگا۔ ایک دفعہ لفظ سنت قرآن کے ہمراہ بولا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز کا حکم قرآن و سنت میں نہیں ہے تو یہاں ہر لفظ سنت اسلام کے قوانین کے مأخذ اہر منابع کے طور پر استعمال ہوا ہے یعنی جس طرح قرآن اسلامی احکام کا مأخذ و محور ہے اسی طرح سنت بھی قرآن کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین کی ماخذ



ہے۔ تو ہماری مراد یہی دوسرا معنی ہے جس کے متعلق مقالہ تحریر کیا جا رہا ہے۔

تو آئیے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے رسول پاکؐ کے متعلق کیا کیا ارشاد فرمایا اور ان کے کیا کیا فرض بتائے ہیں۔ سورہ آل عمران آیت ۶۴ میں ارشاد الہی ہے: "لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلو علیہم آیاتہ ویرکبہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" یقیناً خدا نے صاحبان ایمان پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان آیات الہیہ کی تلاوت کرتا ہے انہیں پاکیزہ بناتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ یہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

رسول پاکؐ کی رسالت کا فریضہ صرف آیات الہی کو پڑھنے سے ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ ان آیات کی تشریح و توضیح کرنا بھی آپؐ کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ اپنے پیروکاروں کا تزکیہ نفس کرنا بھی فرائض منصبی میں شامل ہے جس کی بجا آوری میں وحی الہی اور نور نبوت (وحی غیر متلو) دونوں سے اکتساب ضروری ہے۔ رسول اللہ کا فریضہ محض پیغام پہنچانا ہی نہیں، بلکہ وہ صحیح معنوں میں معلم اور ہادی اور امام ہیں جو اپنے پیروکاروں کی فلاح و بہبود اور ان کے تکامل اور ان کو ایصال الی المطلب پر مامور من اللہ ہیں۔

چنانچہ سورہ اعراف کی آیت ۱۵۷ میں ارشاد قدرت ہے: "یا مرہم بالمعروف ونبہم عن المنکر ویکمل لہم الطیبات ویمحرم علیہم الخبائث" وہ پیغمبر نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ اور قید و بند کو اٹھا دیتا ہے۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریمؐ

جن چیزوں کو حلال قرار دیں، وہ حلال ٹھہریں اور جس کو حرام قرار دے وہ حرام ٹھہریں۔ بس ایسا نہیں کہ صرف قرآن پڑھ کر سنادیں، بلکہ امر و نہی کرتے ہیں، چیزوں کو حلال و حرام قرار دیتے ہیں۔

اس حقیقت کو سورہ نحل کی آیت ۶۴ میں یوں فرمایا: "وما نزلنا علیک الکتاب الا لتبین لہم الذی اختلفوا فیہ وهدی ورحمۃ لقوم یؤمنون"۔ اور ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان مسائل کی وضاحت کر دیں جن میں یہ اختلاف کئے ہوئے ہیں اور یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مجسمہ ہدایت اور رحمت ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ رسول پاکؐ نے ان اختلافی امور میں وضاحت اور فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ سورہ حشر کی آیت ۷ میں نہایت واضح انداز میں فرمایا گیا ہے کہ رسولؐ کی سنت کی کیا حیثیت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: "وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانہووا و اتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب"۔ اور رسول جو تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے تمہیں منع کر دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ کا عذاب شدید ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آیا ہے کہ رسول جس چیز کو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ پیغمبر اسلامؐ کو اختیار ہے اور تمہیں ہر حال میں رسولؐ کی اطاعت کرنی ہے اور اس بات کو معمولی نہ سمجھنا۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اس کا عذاب شدید ہے۔ آیت میں رسولؐ کی نافرمانی سے ڈرایا گیا اور اللہ کی طرف سے نافرمانوں کو عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

**رسول پاکؐ کے فیصلے کے بعد اختیار کا**

**سلب ہو جانا**

سورہ احزاب کی آیت ۳۶ میں ارشاد ہوا ہے: "وما کان لمومن ولا مومنہ اذا قضی اللہ ورسولہ

امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضللاً مبیناً"۔ اور کسی مومن یا مومنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، وہ صریح گمراہی میں جا پڑا۔ ان آیات میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کتاب اللہ میں جو کچھ درج ہے اس کے علاوہ بھی جو رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں وہ بھی اسی طرح واجب الطاعت اور نافذ العمل ہے جیسا کہ وحی الہی کا کوئی فیصلہ جو قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ ان دونوں (وحی اور سنت) میں کوئی تفریق نہیں کی گئی اور ہم دیکھتے ہیں کہ جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے رسول کی اطاعت، فرمانبرداری اور ان کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس خصوصی مقام کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی ذات گرامی کو نمونہ عمل قرار دیا اور ان کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا۔

سورہ نساء آیت ۴۸ میں ارشاد خداوندی ہے: "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ"۔ جس نے رسول کی بھی اطاعت کر لی، بلکہ رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کہا گیا ہے۔ رسول پاکؐ کی پوری زندگی تمام مسلمانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے نمونہ عمل اور حجت ہے۔ سورہ احزاب کی آیت ۲۱ میں ارشاد فرمایا: "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر"۔ تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی، سیرت و سنت) میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔ یہ آیت کہہ رہی ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے دن کی کامیابی چاہتا ہے اس کے لئے رسول پاکؐ کی سیرت طیبہ و سنت نمونہ و حجت ہے۔ اور اس کا اپنانا نہایت ضروری ہے، کیونکہ قرآن ہدایت انسانی کے لئے قانون الہی کی



کتاب ہے اور رسول کریم قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔

منکرین حدیث کا ایک شبہ یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کے ساتھ سنت رسول کو دینی حجت اور سند اور سند ایک جداگانہ ماخذ شریعت مان لیا جائے تو اس سے کتاب اللہ کا قانون نعوذ باللہ نامکمل ٹھہرے گا۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن حکیم میں جہاں وحی الہی کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے، وہیں رسول اللہ کی اطاعت، ان کے فرمودات، اوامر و نواہی کے اتباع کا حکم بھی حکم دیا گیا ہے۔ اگر ”ما انزل“ سے مراد صرف قرآن حکیم کے الفاظ ہی لئے جائیں اور رسول کے احکام یا اقوال سے انحراف برتا جائے تو وہ ما انزل اللہ یعنی قرآن کے حکم ہی سے انحراف شمار ہوگا اور یہ ”ما انزل“ کی پیروی نہ ہوگی، بلکہ ”افتونون بعض الکتاب وتکفرون بعض الکتاب“ پر عمل ہوگا۔

حقیقت امر یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سنت رسول کا اتباع لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ بار بار قرآن حکیم ”اطیعوا اللہ کے ساتھ ”اطیعوا الرسول“ کا جملہ لاتا ہے۔ درست ہے کہ قرآن مجید نے کئی بار فرمایا ہے کہ رسول اللہ بشر ہیں، لیکن ایسے بشر جو خیر البشر ہیں اور جن پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ لفظ اور جن پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ لفظ بشر سے ان کو دھوکہ ہو گیا ہے اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ عام انسانوں کی طرح رسول پاک بھی ایک عام انسان ہیں، اس لئے کبھی کہتے ہیں کہ نبی پاک نے بشری حیثیت سے اور کبھی کہتے ہیں کہ نبی کی حیثیت سے رسول پاک نے فلاں کام کیا۔ رسول کریم کی زندگی کو مختلف کانوں میں بانٹنا چاہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کی حیثیت نعوذ باللہ مشکوک ہو جائے گی۔ ایک راستہ مل جائے گا۔ بعض لوگوں کا فرار کا۔ جس حکم کو نہ ماننا ہو اس کے بارے میں کہہ دیا کہ یہ بشر کی حیثیت سے فرما رہے ہیں۔ گویا کہ غلطی کا امکان ہے۔ اس طرح

تو ایک اور نبی کی ضرورت ہے جو یہ بتاتا رہے کہ اس نبی کا کونسا کام بشر کی حیثیت سے اور کونسا کام نبی کی حیثیت سے ہوا ہے۔ اور یہی سوال اس نبی پر بھی ہوگا کہ اس کی کتنی حیثیتیں ہیں اور پھر یہ سلسلہ رکنے والا نہیں، لہذا نبی کو ایسا ہونا چاہئے کہ اس ہر قول و فعل حجت ہو اور نبی ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل کو اللہ نے اپنا فعل قرار دیا ہے۔ قول رسول کریم کے متعلق سورہ نجم کی آیت ۳-۴ گواہ ہیں: ”وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى“۔ میرا رسول تو نطق ہی نہیں کرتا اپنی خواہش سے، بلکہ وہی کہتا ہے جو وحی کہتی ہے۔ اور رسول کریم کے فعل کو اللہ نے اپنا فعل قرار دیا ہے: ”ان الذين يباعدونك انما يباعدون الله“ (سورہ لفتح آیت ۱۰) جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں، یہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا: ”وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى“۔ یہ کنکریاں آپ نے نہیں پھینکیں جب آپ نے پھینکیں، بلکہ اللہ نے انہیں پھینکا ہے۔ (سورہ الانفال آیت ۱۷) رسول پاک کے حفظ مراتب کے لئے کتنے تاکید احکام نازل ہوئے ہیں۔ سورہ حجرات آیت ۲ میں ارشاد ہوتا ہے: ”يا ايها الذين آمنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبی ولا تجهروا به بالقول کجر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون“۔ اے ایمان والو! اپنی آواز کو رسول کی آواز سے بلند نہ کرنا اور نہ ایسے کھل کر بولا کرو جیسے ایک دوسرے سے بولتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسا کرنے سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

رسول پاک کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ولایت مطلقہ سے نوازا ہے۔ اس سلسلہ میں سورہ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے: ”النبی اولى بالمؤمنین من انفسهم“۔ نبی مؤمنین کی جانوں پر ان سے زیادہ صاحب

اختیار ہے۔

رسول کریم کی مخالفت کرنے والے،

ذلیل ترین لوگ ہیں

قرآن مجید میں سورہ مجادلہ میں ارشاد ہوتا

ہے: ”ان الذين یجادون اللہ ورسوله اولئک فی الاذلیلین“۔ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔

رسول کریم کی دشمنی۔ سبب جہنم

سورہ توبہ کی آیت ۶۳ میں ارشاد ہوا

ہے: ”الم یعلموا انہ من یجاد اللہ ورسوله فان له نار جہنم خالدافیه اذ لک الخزی العظیم“۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ جو خدا اور رسول سے مکالفت کرے گا اس کے لئے آتش جہنم ہے اور اس میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

ان تمام آیات سے بالکل واضح ہو گیا کہ

رسول اکرم کی سنت کا مقام قرآن کا قرین ہے۔ جس طرح قرآن پر اور اس کی تمام آیتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول کی رسالت پر ایمان لانا اور ان کی تمام باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید اور رسول پاک کی سنت قطعہ اسلام کے دو بنیادی قانون کے ماخذ اور منابع ہیں۔ اس کے بعد عقل اور اجماع ہے، البتہ وہ اجماع جو کاشف قول معصوم ہو۔

شیعیان حیدر کرار کے نزدیک جس طرح

رسول پاک کی سنت حجت ہے، اسی طرح بارہ ائمہ علیہم السلام کی سنت قطعہ بھی حجت ہے۔ ہم جب قرآن و سنت کی بات کرتے ہیں تو ہماری مراد چہارہ معصومین کی سنت ہوتی ہے۔

خداوند عالم ہمیں رحمۃ للعالمین اور آل

یاسین کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔